میسرز بی ایل گپتا کنسٹرکشن (پی) لمیٹڈ۔
بنام۔
بھارت کوآپریٹو گروپ ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ

5 نومبر 2003

وی این کھرے، چیف جسٹس، ایس بی سنہا اور ڈاکٹر اے آر لکشمن، جسٹسز۔

ثالثی:

سود-پیشگی رجوع سود-کام کا معاہدہ-ثالث کو بھیجا گیا فریقین کے درمیان تنازعہ-پیشگی رجوع سود کے ساتھ ساتھ مستقبل کے سود کا دعوی کرنے والا ٹھیکیدار 24 فیصد سالانہ-ثالث 18 فیصد پیشگی حوالہ، زیر التواء معاملہ اور ایوارڈ کے بعد کے سود کی اجازت دیتا ہے-عدالت عالیہ کا ڈویژن بنچ ٹھیکیدار کو ایوارڈ کی تاریخ سے پہلے سود کا حقدار نہیں رکھتا ہے اور ایوارڈ کی تاریخ سے لے کر حکم کی تاریخ تک سود کو 10 فیصد تک کم کرتا ہے-منعقد ہو، فریقین کے درمیان معاہدے کے پیش نظر ٹھیکیدار 12 فیصد سالانہ پیشگی حوالہ سود کا حقدار ہے-جہاں تک سود زیر التواء معاملہ کا تعلق ہے، ثالث نے استعمال کیا ہے دفعہ 34 سی پی سی، عدالت عالیہ کے تحت اس کا دائرہ اختیار صوابدیدی حکم میں مداخلت نہیں کرسکتا تھا جہاں بغیر کسی وجہ کے تفویض کیا گیا تھا-تاہم، حقائق پر، ٹھیکیدار کو قبل از رجوع اور زیر التواء معاملہ سود 10 فیصد سالانہ ادا کیا جائے گا-ضابطہ دیوانی، 1908-دفعہ 34۔

ایگزیکٹو انجینئر، ڈھینکنال مائنر اریگیشن ڈویژن، اڑیسہ اور دیگران بنام این سی بدھاراج اور او آر ایس، (2001) 2 ایس سی سی 721، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 2903-2902۔

ایف اے او (او ایس) 78 آف 1996 میں دہلی عدالت عالیہ کے 3.9.2001 پر درست کردہ 1.8.2001 کے فیصلے اور حکم سے۔

او پی کھڈاریا، دیپک کھڈاریا میسرز مٹر اینڈ مٹر کمپنی کے لیے، اپیل کنندہ کے لیے۔

رام کے واٹل، محترمہ پروینا گوتم پرمود بی اگروالا کے لیے، جواب دہندہ کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم اس کے ذریعے دیا گیا

یہ اپیلیں یکم اگست 2001 کے ایک فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں، جسے دہلی عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے 1996 کے ایف اے او (او ایس) نمبر 78 میں منظور کیا تھا، جس کے تحت اور جہاں قبل از حوالہ سود اور زیر التواء معاملہ سود سے انکار کیا گیا ہے اور پوسٹ ایوارڈ سود کو 18 فیصد سے کم کر کے 10 فیصد سالانہ کر دیا گیا ہے۔

جواب دہندہ کی طرف سے اپیل کنندہ کی پیش کش کو قبول کر لیا گیا ہے اور فریقین کے درمیان 308 رہائشی یونٹس بڑھانے کے لیے ایک معاہدہ عمل میں لایا گیا ہے۔ معاہدہ ثالثی کے ذریعے تنازعہ کے حل کے لیے فراہم کیا گیا۔ یہ متدعویہ نہیں ہے کہ اپیل کنندہ نے کام مکمل کیا۔ تاہم، کچھ تنازعات پیدا ہوئے۔ ثالثی معاہدے کے مطابق، معاملہ واحد ثالث کے پاس بھیج دیا گیا، جو حوالہ میں داخل ہوا۔ ثالث کے سامنے، یہاں اپیل کنندہ نے 24 فیصد سالانہ کی شرح سے سود سے پہلے کے حوالہ کے ساتھ ساتھ مستقبل کے سود کا بھی دعوی کیا۔ 18 دسمبر 1992 کو ثالث نے اپیل کنندہ کے 46,92,461 روپے کے دعوے کے خلاف 24,64,424 روپے کی رقم کا ایوارڈ دیا۔ ثالث نے یہاں اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائے گئے سود کے دعوے کی اجازت دی اور ہدایت کی کہ پیشگی حوالہ، زیر التوء معاملہ اور پوسٹ ایوارڈ کے سلسلے میں دی گئی رقم پر سالانہ 18 فیصد کی شرح سے سود ادا کیا جائے۔ اپیل کنندہ نے عدالت کا قاعدہ بنائے جانے کے لیے مذکورہ ایوارڈ دائر کیا۔ دہلی عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے سامنے جواب دہندہ نے اعتراض دائر کیا۔ تاہم، مذکورہ اعتراض کو مسترد کر دیا گیا اور عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے 5 فروری 1996 کے فیصلے کے ذریعے ایوارڈ کو عدالت کا قاعدہ بنا دیا اور ایوارڈ کے لحاظ سے حکم منظور کر لیا۔ اس نے مزید ہدایت کی کہ ادائیگی ہونے تک مستقبل کا سود 18 فیصد سالانہ ادا کیا جائے۔ ڈویژن بنچ نے، اگرچہ ایوارڈ کے دوسرے حصے کو برقرار رکھا، دیگر باتوں کے ساتھ، ہدایت دی کہ اپیل کنندہ ایوارڈ کی تاریخ سے پہلے سود کا حقدار نہیں ہوگا۔ جہاں تک ایوارڈ کی تاریخ سے لے کر حکم کی تاریخ تک 18 فیصد سالانہ کے حساب سے دیے گئے سود کے حوالے سے حد سے زیادہ سمجھا گیا اور اسے گھٹا کر 10 فیصد کر دیا گیا۔ اس کی ہدایت اس طرح کی گئی:

"نتیجتاً حکم میں اس حد تک ترمیم کی جائے گی کہ 18 دسمبر 1992 سے پہلے سود پر جواب دہندہ کا دعوی مسترد ہو جائے۔ جواب دہندگان دعوی نمبر 1 کے تحت ایوارڈ کی رقم پر 10 فیصد سالانہ کی شرح سے مستقبل میں سود کے حقدار ہوں گے۔ 18 دسمبر 1992 سے حکم کی تاریخ تک اور حکم کی تاریخ سے سوسائٹی کی طرف سے جواب دہندہ کو ایوارڈ کے لحاظ سے قابل ادائیگی رقم کی ادائیگی کی تاریخ تک۔

یہ عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے کے خلاف ہے، اپیل کنندہ ہمارے سامنے اپیل میں ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے زور دے کر کہا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے قبل از حوالہ سود اور زیر التوء معاملہ کو حذف کرنے میں لیا گیا نظریہ ایگزیکٹو انجینئر، ڈھینکنال مائنز اریگیشن ڈویژن، اڑیسہ اور دیگران بنام این سی بدھاراج (فوت شدہ) بذریعہ ایل آر ایس اور او آر ایس، کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کے منافی ہے (2001) 2 ایس سی سی 721 میں رپورٹ کیا گیا۔ این سی بدھاراج کے معاملے (اوپر) میں آئینی بنچ کے فیصلے کے پیش نظر، مذکورہ دلیل کو قبول کرنا ہوگا۔

تاہم جواب دہندہ کے وکیل دلیل یہ ہے کہ چونکہ اپیل کنندہ نے سود کی منظوری کے لیے کوئی مطالبہ نہیں کیا ہے، اس لیے سود ایکٹ، 1978 کے لحاظ سے کوئی سود قابل ادائیگی نہیں تھا۔ مزید زور دیا گیا کہ ضابطہ دیوانی، 1908 کی دفعہ 34 کے لحاظ سے صوابدید ہونے کی وجہ سے عدالت عالیہ نے صوابدید استعمال کرنے سے انکار کرنے میں کوئی غلطی نہیں کی۔ جواب دہندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کی پیش کش کو ایک سے زائد وجوہات کی بنا پر قبول نہیں کیا جا سکتا۔ سب سے پہلے، ثالث کے سامنے یا عدالت عالیہ کے سامنے ایسا کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا اور دوسرا، فریقین نے ایک معاہدہ کیا جس کے تحت اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ تاخیر سے ادائیگی کے حوالے سے، تین ماہ کے بعد ادا کیے جانے والے بلوں پر 1 فیصد فی ماہ سود ادا کیا جائے گا، جو سالانہ 12 فیصد آتا ہے۔ لہذا اپیل کنندہ 12 فیصد سالانہ کے حساب سے قبل از حوالہ سود کا حقدار تھا۔ مزید برآں ثالث نے ضابطہ دیوانی کی دفعہ 34 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال 18 فیصد سالانہ کے حساب سے زیر التواء سود کی منظوری کے ذریعے کیا۔ عدالت عالیہ مذکورہ صوابدیدی حکم میں مداخلت نہیں کر سکتی تھی؛ جس کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی تھی۔ تاہم، اس مقدمے کے حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہماری رائے ہے کہ انصاف کا مفاد اس صورت میں کم ہوگا جب جواب دہندہ کو عدالت عالیہ کے فیصلے کے دوسرے حصے کے مطابق اپیل کنندہ کو 10 فیصد سالانہ کی شرح سے پیشگی حوالہ اور زیر التواء سود ادا کرنے کی ہدایت کی جائے۔

اپیلوں کی اجازت جزوی طور پر اس حد تک دی جاتی ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔ پی۔

اپیلوں کو منظور کیا جاتا ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document